از۔ عبدالرشید حنیف ناظم
ادارہ علوم اسلامی جھنگ صدر

عظمت صحابہ

اولٰئک ھم الرٰشدون ۱

یہی لوگ ھدایت یاب ہیں۔

صحابی:۔ لفظی معنی ساتھی / صاحب" محدثین کی اصطلاح میں جس مرد اور خاتون نے آنحضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ حالتِ ایمان میں پایا اور حالتِ ایمان میں اُن کا خاتمہ ہوا اُسے صحابی کہتے ہیں۔

صحابہ معیارِ ایمان:۔

قرآن مجید اسلام کا متین ترین ماخذ ہے۔ اس ربانی آئین میں صحابہ کرام کو معیارِ ایمان بنایا۔ "امنوا کما امن الناس" فان امنوا بمثل ما امنتم بہ فقد اھتدوا ۲ منافقین / یہود / نصاریٰ کو حکم دیا۔ اصحاب محمد کا سا ایمان لاؤ۔ اس معیار کے تحت تمہاری کامرانی ہے۔ گویا ایمانِ صحابہ انسانیت کے لیے کسوٹی ہے۔

سندِ ایمان

اللہ کا انتخاب اعلیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور نبی اللہ کا انتخاب اعلیٰ اصحاب ہیں۔ اس انتخاب کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کا حصہ بنایا۔

(۱) محمد رسول اللہ ○۔ جناب محمد اللہ کے رسول ہیں۔
(۲) والذین معہ ○۔ اور اس کے ساتھی (ان خصوصیات کے حامل ہیں)
(۳) اشداء علی الکفار ○۔ کفار پر شدید گرفت کنندہ
(۴) رحماء بینھم ○۔ آپس میں رحم دل (نرم خو)
(۵) تراھم رکعا سجدا ○ رکوع اور سجدہ میں دکھائی دیتے ہیں

ا۔ پ ۲۶ حجرات ۲۔ سورۃ بقرہ ۳۔ سورہ فتح

(۶) یبتغون فضلاً من اللہ و رضوانا ٥۔ اللہ کی رضا اور فضل کے متلاشی
(۷) سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود ٥۔ انکی پیشانی پر سجدہ کے نشانات ہیں۔
(۸) ذلک مثلھم فی التوراۃ ٥۔ ان کے اوصاف کا تذکرہ در توراۃ،
۹۔ ومثلھم فی الانجیل" اور ان کا تذکرہ در انجیل ہے۔

اس آیت کریمہ میں صحابہ کرام کی زندگی کے جملہ ایمانی اور عملی اوصاف کا تذکرہ کر دیا۔ ان کے یہ اوصاف توراۃ اور انجیل میں موجود ہونے کا مطلب یہ کہ قوم بنی اسرائیل موسوی اور عیسوی دونوں شاخیں بخوبی واقف تھے۔

حفاظت ایمان

ولکن اللہ حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم۔ ایمان بذات خود صحابہ کا محبوب ہے۔ اس کو اللہ تعالیٰ نے ان کے قلوب میں مزین کیا یعنی ایمان نگینہ قلوب صحابہ ہے۔"

وکرہ الیکم الکفر والفسوق و العصیان"
کفر، بدعملی اور نافرمانی کو تم سے متنفر کر دیا۔

صحابہ کرام کا ایمان ان کے دلوں میں مرصع من جانب اللہ کر دیا گیا۔ اور کفر اور اس کے متعلقات کو ان کے ایمان سے متنفر کر دیا۔ ایمان صحابہ سے لازم اور کفر صحابہ سے نادم ہے۔

انعام:۔ اولئک ھم الرشدون" یہی رشد کے پیکر ہیں۔
سیدنا محمد رسول اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی سند عطا کی۔ خلفاء الراشدین المھدیین خلافت راشدہ اور محمدیہ ہی میری سنت کے سالک اور مبلغ ہیں۔

قلوب صحابہ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص سنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سالک ہے اسے چاہیے ایسے افراد کے طریقہ کو اپنائے جن کا ایمان ہر قسم کے فتنہ اور شر سے پاک و محفوظ تھا" یہ لوگ اصحاب محمدؐ ہیں۔ ابرھا قلبا اعمقھا علما اقلھا تکلفا

جن کے قلوب نیکی سے بھرپور، علوم کے ماہر، تکلفات سے کنارہ کش۔
اختارھم اللہ لصحبۃ نبیہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے ان کو حضورؐ کا صحابیؓ ساتھی بنایا۔
انہم کانوا علی ھدیٰ۔ صحابہ ھدایت پر تھے علیٰ صراط مستقیم، یہی لوگ جادۂ حق پر گامزن
تھے جو لوگ ان کی ایمانی طرز کو اپنائیں گے وہ لوگ کامران ہوں گے ع
دنیا و آخرت میں سرفراز سعادتِ اخروی ہوں گے۔

خطاب ربانی

اللہ تعالیٰ نے صحابہ کے قلب اور زبان کے اقرار کے فیصلے کے مطابق ان کو جب بھی خطاب کیا "یا ایھا الذین آمنوا" سے کیا۔ پورے قرآن مجید میں ۲۹۲ بار، اور صرف ایک سورت حجرات میں ۵ بار خطاب کیا پھر اس صورت کا آغاز بھی یا ایھا الذین آمنوا سے کیا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے تربیت یافتہ گروہ کا نام صحابہ ہے خلوت، جلوت، سفر، حضر میں ان کا ایمانی مینارہ ہے۔

نبوت کے عینی گواہ

آسمانی وحی قرآن مجید کے تیئس ۲۳ پارے ایک سو چودہ سورتیں اس جماعت کی تربیت حمایت، تعریف اور مدح میں نازل ہوئیں۔ یہ لوگ آیات کے نزول اور مقام نزول، وقت نزول، مقصد نزول، فلسفہ نزول کے گواہ ہیں۔

احادیث رسول

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قولی، فعلی، تقریری، تمام ملفوضات من وعن، زبر، زیر، پیش، جملہ حرکات وسکنات کے یہ لوگ حفاظ تھے۔ کس موقعہ پر، کس وقت پر، سفر میں، حضر میں، گھر میں، مسجد میں، سواری پر کھڑے تھے، بازار میں، معرکہ میں، فتح مکہ سے پہلے یا بعد میں۔ بیت اللہ میں، سعی میں طواف میں، منیٰ میں، مزدلفہ میں، عرفات میں حتیٰ کہ جمرہ اولیٰ وسطیٰ اخریٰ کے کنکریوں کی شکل اور صورت کے واقف، نقوش نبوت، سر کے بالوں کا نقشہ، ڈاڑھی مبارک کا نقشہ، لباس، دندانِ مبارک، مسواک، غرض آپ کی زندگی جلی اور مخفی امور کے واقف

یہ اسلام کی تاریخ کے دو سنہری طبقات تھے "مہاجر اور انصار"، جن کی تاریخ کا گوشہ گوشہ مشعلِ راہ ہے۔ یہی مفہوم الصحابی کا نجوم کا ہے جو سابق تھے۔ آفتابِ نبوت کے ستارے آفتاب کے ساتھ۔ جب تک آفتابِ نبوت قائم و دائم ہے۔ نجومِ نبوت بھی قائم و دائم ہیں۔ صحابہؓ نبوت کے ساتھ رجسٹرڈ ہیں ایسے رجسٹرڈ کہ کبھی بھی جدا نہیں کیے جا سکتے۔ دنیا اور جنت کے رفیقِ اَبَد۔

درجاتِ صحابہ

اللہ تعالیٰ نے صحابہ کے درجات مکہ سے پہلے مسلمان اور مکہ کے بعد کے مسلمان ان سب کے درجات میں مہاجر/ انصار، پھر ان میں بدری/ تا فتحِ مکیؓ کا تذکرہ قرآن اور حدیثؓ میں موجود ہے جس کی تفصیلات ہر آن پڑھی اور سنی جا سکتی ہیں۔ اوراقِ تاریخ کے روشن ستارے جن کی تابداری اور تابانی درتابانی ہے۔

- مہاجر در حبشہ ۱۲/ ۸۲ — (۱۲) پہلا قافلہ ۱۲، پر مشتمل تھا جس میں عثمانؓ اور رقیہؓ تھے۔ (۸۲) دوسرا قافلہ ۸۲ افراد پر مشتمل تھا، جو جعفر طیار کی قیادت میں تھا۔
- بدر سنہ ۲ھ ۳۱۳
- احد سنہ ۳ھ ۷۰۰
- حدیبیہ سنہ ۶ھ ۱۴۰۰
- فتح مکہ سنہ ۸ھ ۱۰۰۰۰ دس ہزار
- حنین سنہ ۸ھ ۱۲۰۰۰ بارہ ہزار
- تبوک سنہ ۹ھ ۳۰۰۰۰ تیس ہزار
- حجۃ الوداع سنہ ۱۰ھ ۱۰۰۰۰۰ ایک لاکھ

محدثین:

صحابہ ہی حدیث اور قرآن کے حافظ اور ناقل ہیں۔ ان تمام صحابہ میں ابوہریرہؓ (عبدالرحمٰن) اور عبداللہ ابن عمرؓ ممتاز حفاظِ حدیث تھے۔ ان کے علاوہ صحابہ کرام تاجر/ غازی/ کاشت کار تھے۔ ان مشاغل کے باوجود دین کی فقہ میں ماہر تھے۔

اصحابِ صفّہ

اصحابِ صفّہ حفاظِ قرآن اور حدیث تھے ان کی تعداد ۷۰ سے ۴۰۰ تک کم و

حجۃ الوداع [illegible]

پیش رہتی تھی۔ ہماری اسلامی تاریخ کے ترجمان صحابہ ہی ہیں۔ ان کا پیش کردہ اور روایت کردہ اسلام ہی قابل اعتماد اور باعث نجات ہے۔

ارشادات نبوّت برائے صحابہ:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رفقائے کرام کو "صحابہ" کے نام سے یاد کیا۔ ان کو مہاجر / انصار / راشد / تائب / مسلم / مومن / قانت / خاشع / عابد / قراء قرآن شبان کے نام سے معنون کیا۔ ان کی اس انداز سے مدح کی کہ تاریخ انسانیت میں بے مثال مومن اور مسلم ہیں۔ حقیقت ہے اگر صحابہ مسلمان نہیں تو پھر کون مسلمان؟ قرآن بتا رہا ہے اور اعلان کر رہا ہے ھم المومنون حقا

با اعتماد جماعت

صحابہ کرام اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی با اعتماد جماعت ہے جسے حزب اللہ نجم الہیٰ قرار دیا گیا ہے جو قرآن اور حدیث کی گود میں پروان چڑھے جن کی آنکھیں صاحب نبوت کی رفاقت اور معیّت کا شرف حاصل کیا۔ یہی لوگ ہمارے اسلام اور ایمان کے ماخذ کی سند ہیں جس پر ہمیں فخر ہے ان کے احسانات کے ہم تا ابد مقروض ہیں۔

سند: دین کی ایک سند ہے۔ اگر دین کے ماخذ قرآن اور حدیث کی سند نہ ہوتی تو دین ہمارے پاس کب سے ختم ہو گیا ہوتا۔ لولا الاسناد لقال من شاء ما شاء[۵] اگر اسلام میں سند کا تصور نہ ہوتا تو جس کا جی چاہتا تقلیدی تصوّرات شخصیّات کی تعلیمات کا سرد کا حال زوال دیکھ رہے ہیں۔

معصوم زبان:۔ اسلام نے معیار حق اور معیار صداقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قرار دیا معیار حق کی تعلیمات کے محافظ زبان معصوم فلیبلغ الشاھد الغائب میری مجلس کے حاضرین غیر حاضرین تک پیغام پہنچا دیں"۔ پھر آپ نے اپنی تیئس سالہ زندگی کی تعلیمات کے بارے میں حجۃ الوداع کے خطبہ میں آسمان کی طرف انگلی سے اشارہ کر کے فرمایا الا ھل بلغت۔ الا ھل ادیت، الا ھل لغمت

---

۵ آیت ۴۷ سورۃ انفال

کیا میں نے قرآن پہنچا دیا؟ کیا میں نے دین ادا کر دیا؟ کیا میں نے نصیحت کر دی؟
سب نے بیک زبان کہا ٹھیک ہے۔ لبعدہٗ آپ نے فرمایا۔ "اللّٰھم اشھد ! اے اللہ
گواہ رہنا۔ میں نے اہلِ زمین اسلام پہنچا دیا۔ اہل عرش تو بھی اس پر گواہ رہنا" یہ
ہیں قرآن اور نبیؐ کے عینی گواہ عینی گواہ کے لبعد کس کی شہادت قابلِ التفات ہوگی ؟
یہی گروہ حقیقی مومن ہیں، حق کے ساتھ یعنی قرآن و حدیث سے ان کو شناخت کیجئے۔
تو معلوم ہوگا صحابہ ہی حق پر ہیں اور حق ہیں۔ اور ترجمانِ حق ہیں۔ صادق اور مصدوق ہیں

۱۔ فطوبیٰ من راٰنی ٥۔ وہ شخص جنت کا وارث ہے جس نے مجھے حالتِ ایمان میں دیکھا
۲۔ لا تمس نارا من راٰنی ٥۔ جس نے مجھے حالتِ ایمان میں دیکھا اسے جہنم کی آگ نہ چھوئے گی
۳۔ او رامن راٰنی ٥۔ جس نے میرے صحابہ کو دیکھا اس پر بھی جہنم کی آگ حرام
۴۔ خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ٥۔ بہترین زمانہ میرے اور میرے صحابہ کا پھر تابعین کا۔
۵۔ الاصحابی کالنجوم ٥۔ میرے صحابی آسمانِ نبوت کے ستارے ہیں۔
۶۔ لا تسبوا اصحابی ٥ میرے صحابہ کو دشنام طرازی سے یاد نہ کرنا۔ کیونکہ اگر یہ لوگ ایک پونڈ خرچ کردیں اور دیگر احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کردیں ان کے اس پونڈ کا تقابل نہیں کرسکتے۔ اور اس لیے کہ انکا ایمان قوی ہے۔
۷۔ من سب صحابی فقولوا لعنۃ اللہ علی شرکم ٥۔ جو شخص بھی میرے صحابہ پر لعنت کرے گا اسے کہو خدا تمھارے شر پر لعنت کرے۔
۸۔ اللہ اللہ فی اصحابی ٥۔ لوگو! خدا کے لیے میرے صحابہ کو مشق طعن نہ بنانا۔
۹۔ من احبھم فقد احبنی ٥۔ جس نے ان سے محبت کی وہ میرا محبوب ہے۔
۱۰۔ من ابغضھم فقد ابغضنی ٥۔ جو ان سے بغض و کدورت رکھے گا میرا اس کا ساتھ ویسی ہی سلوک ہوگا
٥۔ وہ اللہ اور رسول کا ایذا دینے والا ہے جو صحابہ سے بغض رکھتا ہے

اور حافظ چودہ سو سال گزر جانے کے بعد جب بھی آپ کا جی چاہے تعلیماتِ نبوت اور حاجبِ نبوت کی زندگی کے باریک سے باریک اور موٹے سے موٹے، چھوٹے سے چھوٹے اور بڑے سے بڑے کام کے واقف تھے۔ سائنسی دور بھی ایسی اپنی تاریخ کو قائم نہیں رکھ سکا۔ جس تاریخ نبوت کو صحابہ کرام نے اپنی اعتقادی اور عملی زندگی میں محفوظ کیا تھا۔ تاریخ میں ردوبدل ہوا، ہوتا رہا ہوتا رہے گا۔ مورخین جرح و تعدیل، نقد و محک میں ناکام رہے لیکن اصحابِ محمد کی صداقت / امانت / دیانت / شرافت / نجابت / عدالت / شہادت، ریاضت / شریعت کی تعلیمات روزِ روشن کی طرح درخشاں اور تابندہ ہیں۔

عادل قرآن اور نبوت کے عینی گواہ، گواہ کیسے تھے، عادل گواہ کلھم عدول" صحابہ تمام کے تمام ابوبکر سے عمرو بن طفیل تک عادل ہی عادل ہیں۔" اللہ تعالیٰ نے ان کو "وسطاً" منصف قرار دیا۔ اخرجت للناس لوگوں کو دعوتِ اسلام دینے پر اللہ تعالیٰ نے اُن کے عدالت کے باعث ان کو مامور کیا۔

"تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر" قرآن اور حدیث کے اوامر اور نواہی کے مبلغین یہی عادل تھے۔ ان میں خواتین بھی عادلہ تھیں جن کو اسلام نے فخر کے ساتھ پیش کیا ہے یہ ان کے ایمانی قوت کی پرواز تھیں جو الصادقون ہیں۔

طبقاتِ صحابہ

اسلام نے ان صحابہ کا امتحان لیا۔ انہوں نے دائرۂ اطاعت میں اپنی زندگی کو جب ایمان کی روشنی میں وقف کر دیا۔ حدیث اور قرآن کے نقوش اُن کے عمل اور ایمان میں نمایاں ہو چکے تو انہیں حکم ہوا کہ اپنی زندگی کا اثاثہ اہل و عیال مال و منال سے بے نیاز ہو کر اللہ تعالیٰ کے مال و منال کو قبول کر لو تو انہوں نے آنِ واحد میں مکہ کو چھوڑا حبشہ کی طرف روانہ ہو گئے ان کی اس امتحان میں امتیازی کامرانی پر انہیں ہجرت کے نام سے ایک تاریخی نام عطا کیا گیا "المہاجرون اور جن لوگوں نے ان تاریخ ساز لوگوں کو اپنے گھر اور مال کا شریک بنایا۔ انہوں نے پیشکش کی کہ ہم میں سے جس کی دو دو زوجات ہیں۔ ایک ایک کو طلاق دے دیتے ہیں، مہاجر کنوارے ان سے نکاح کرے یہ کردار اصحابِ محمدؐ ہی کا تھا جنہیں "الانصار" کے نام سے تاریخِ اسلام کا حصہ قرار دیا۔

حیاۃ صحابہ صحابہ کرام ایمان اور درجات ایمان کے اعتبار سے کلہم جنتی ہیں اس کے باوجود سب سے اول نمبر مہاجرین اور انصار کا ہے۔ بعدہٗ ان لوگوں کا ہے جو عشرہ مبشرہ ہیں۔ ان کے بعد بالترتیب بدری/احد/حنین والے ہیں۔ بدری اور حدیبیہ کے شرکاء کو مغفرت کی بشارت دی۔

دفاعِ صحابہ مسلمانوں کے فرائض میں شامل ہیں کہ صحابہ کرام کا دفاع کریں کیونکہ دفاعِ صحابہ سنت الٰہیہ ہے۔ قرآن مجید میں سورۃ بقرہ کی ابتدائی آیات کو سامنے رکھیں منافقین نے سب سے پہلا حملہ صحابہ کے ایمان پر کیا کیونکہ یہ اسلام کی سنہری سند تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فوراً وحی کے ذریعے بتایا نادان وہ لوگ ہیں جو صحابہ کو نادان کہتے ہیں۔ سورۃ منافقون میں ایک منافق نے کہا "لیخرجن الاعز منہا الاذل" ہم لوگ (منافق) معزز ہیں ہم ذلیل ترین (صحابہ) کو مدینہ سے نکال دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کا دفاع فرمایا۔ "وللمؤمنین" صحابہ کرام مومن اور یہی معزز ہیں۔

عُلماء کا فتویٰ

محدث ابوزرعہ بیان کرتے ہیں جب آپ کسی شخص کو دیکھیں کہ وہ کسی بھی صحابی کی تنقیص (توہین زبان/ہاتھ/مال/قلم سے کرتا ہے "فھو زندیق" وہ بے دین ہے[1]

فضائلِ صحابہ

قرآن و حدیث میں صحابہ کے مناقب اور فضائل کی اساسی بات اطاعت اور اتباعِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ اللہ تعالیٰ نے رضی اللہ عنہ و رضوا عنہ کی سند عطا کی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری اور صحابی بنایا اور ان کی عظمت و فضیلت، اطاعت اور اتباع کے نقوش کے باعث ہے۔

صحابہ اگرچہ معصوم نہیں ہیں لیکن جب قانونِ اسلام کو انہوں نے ہمارے تک پہنچایا وہ معصوم ہے۔ اس میں انہوں نے کسی قسم کی ترمیم اور اضافہ نہیں کیا بلکہ من وعن اپنی حالت پر محفوظ رکھا۔ اگر صحابہ خائن ہوتے تو یہودیت اور عیسائیت جو اسلام کے اشد ترین دشمن تھے

---

[1] الاصابہ ۶ ج ۱

وہ کبھی معاف نہ کرتے۔ صحابہ کرام کے قلوب مثل بیت اللہ، ان کے قلوب میں اللہ تعالیٰ کی توحید اور جناب سیّدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت مزیّن تھی" زینہ قلوبکم" جہاں دو لفظ ہیں" قلوب" "کم" دونوں جمع کے صیغے ہیں۔ تمام صحابہ کے قلوب اور تمام صحابہ کو کُم تم کو۔ آخر میں قرآن مجید نے اسلام کی تکمیل اور اپنی رضا کے لیے بھی کُم کا لفظ استعمال کیا۔ جو کتاب الٰہی میں آج تک محفوظ ہے۔

دشمنِ صحابہ دشمنِ رسولؐ ہے دشمن رسولؐ دشمن خدا تعالیٰ ہے۔ دشمن جلتا رہے گا اور اسے جلتا بھی رہنا چاہیے۔ حاسد کا یہی انجام ہے صحابہ جنت میں جا چکے اور وہ جنت خلد میں پر سکون ہیں۔ اور ان کے عشاق تا قیامت ان کی عظمت اور رفعت کا پرچم قرآن و سنت کی روشنی میں لہراتے رہیں گے" لِواءِ صحابہ" تا قیامت سرنگوں نہیں ہوگا۔ تقریر، تحریر، مال، منال، غرض ہر طرح ان کی عظمت در عظمت کو اجاگر کرتے رہیں گے۔ دشمن کی چھاتی پر چراغِ صحابہ روشن کرتے رہیں گے۔ دشمن کا جلنا بھی صحابہ کی عظمت کا نشان ہے وہ اپنی دشمنی سے ان کا نشان مٹا نہ سکا۔ ان کی دینی روشنی بجھا نہ سکا۔ واللہ متم نورہ، صحابہ کا ایمانی نور تا قیامت روشن سے روشن تر ہوتا جائے گا۔ دشمنِ صحابہ تاریک سے تاریک تر ہوتا جائے گا۔ دشمنانِ صحابہ موتوا بغیظکم! اپنی موت بغض سے مرجاؤ۔!

قرآنی شہادت :

الیوم اکملت لکم دینکم
و اتممت علیکم نعمتی
و رضیت لکم الاسلام دینا

اس آیت میں چار دفعہ لفظ کم استعمال ہوا تکمیلِ دین، اتمام نعمت رضاء ربانی، کس کے لیے صحابہ کرام کے لیے۔ وہ کیوں؟ اس لیے کہ وہ دیندار تھے صحابہ کی توقیر اس بنا پر ہے کہ ان کے قلوب شکل و صورت میں قرآن و

حدیث تھا۔

اداؤں کا مظہر :۔ صحابہ کرام خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ علیہ وسلم کی اداؤں کے مظہر، منقش تھے۔

علامہ احسان الٰہی ظہیر

علامہ احسان الٰہی ظہیر کی زندگی اسلام کی خاطر تھی۔ زبان رہا قلم رہا قلم صحابہ کے دفاع کے لیے وقف تھا۔ زبان کا جہاد افضل ترین جہاد ہے۔ اس کی نوک کے اثرات کبھی بھی ختم نہیں ہوتے۔ انسان دنیا سے طبعی موت یا شہادت کی موت کے آغوش میں چلا جاتا ہے لیکن مجاہد کی قلم کے الفاظ اوراق کے سینہ میں محفوظ رہتے ہیں جس کے اثرات اور نقوش قیامت تک شاہد اور گواہِ صادق بن جایا کرتے ہیں۔ ۲۳ مارچ ۱۹۸۷ء کو احسان کو سیرۃ النبی کے جلسہ میں بم کے دھماکہ سے زخمی کر دیا گیا۔ اور ۳۰ مارچ کو روضہ کے حضور میں جامِ شہادت نوش کر گئے۔ بم کے دھماکہ علامہ کے جسم کو زخمی کر دیا۔ لیکن علامہ کے قلم کو بم کا دھماکہ ختم نہ کر سکا۔ شہید کا قلم قیامت تک شاہد رہے گا۔ دفاعِ صحابہ کے موضوع پر علامہ کی تصانیف عربی اس کا زادِ آخرت ہیں۔

یوتھ فورس سرگودھا

علامہ کی روحانی اولاد یوتھ فورس ہے جو پورے پاکستان اور بیرون پاکستان میں پھیلی ہوئی ہے ان میں ہر حلقہ اپنی جگہ کام کر رہا ہے لیکن سرگودھا کے یوتھ فورس "علامہ کے قلم کے محافظ ہیں۔ وہ اب تک بے شمار شہید کے خطاب خوبصورت انداز میں شائع کر چکے ہیں۔ فعال کارکن علامہ کے مشن کے محبوب کارکن ثناء اللہ ثاقب قصوری کے جذبات، احساسات، قابلِ رشک ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس نوجوان کے جذبات اور خدمات کو نظر بد سے بچائے اس کے رفقاء کی الفت اور رفاقت میں مزید فعالیت بخشے۔ ان کا سارا کا سارا کام دین کی اشاعت کے باعث زادِ آخرت بنے اور سعادت ابدی نصیب فرمائے (آمین)